بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم اتوار

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۱۷ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۵ شہادت ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۵ اپریل ۱۹۷۹ء | نمبر ۸۴

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِستغفار عذابِ الٰہی اور مصائبِ شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے

اگر چاہتے ہو کہ عذابِ الٰہی سے محفوظ رہو تو اِستغفار کثرت سے پڑھو

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّیُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَہٗ ...الخ (ھود آیت ۴)

ترجمہ:- تم اپنے ربّ سے بخشش مانگو (اور) اس کی طرف (سچا) رجوع کرو (تب) وہ تمہیں ایک مقررہ میعاد تک اچھی طرح سے سامان عطا کرے گا اور نیز ہر ایک فضیلت والے (شخص) کو اپنا فضل عطا کرے گا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَآ اَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وَاسْتَغْفِرُوْہُ فَاِنِّیْٓ اَتُوْبُ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ۔ (مسلم)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو۔ میں (بھی) ہر ایک دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے اور عذابِ الٰہی سے ان کو بچا لیتا ہے۔ میری اِن باتوں کو قصّہ کے طور پر نہ سُنو۔ میں نصحًا لِلّٰہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعاؤں میں لگ جانے کے لئے کہو۔ استغفار عذابِ الٰہی اور مصائبِ شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ اِس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ عذابِ الٰہی سے تم محفوظ رہو تو اِستغفار کثرت سے پڑھو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۰۶)

"میرے نزدیک تو استغفار سے بڑھ کر کوئی تعویذ و حرز اور کوئی احتیاط و دوا نہیں۔ میں تو اپنے دوستوں کو کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے صلح و موافقت پیدا کرو اور دعاؤں میں مصروف رہو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۰۵)

"اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کر لو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرتِ اشغالِ دُنیا کے باعث کم فرصتی ہے ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۶۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ اپریل۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ٹانگوں میں تکلیف کے باعث ناساز ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

عاجز کی صحت کچھ عرصہ سے زیادہ گرنی شروع ہو گئی ہے۔ آنکھوں میں موتیا اُتر رہا ہے کان بھاری ہو گئے ہیں۔ ٹانگوں اور بازوؤں کے جوڑوں میں درد رہتا ہے ہرنیا اور بواسیر کی شکایت بھی بڑھ گئی ہے۔ مزید برآں تبخیرِ معدہ کا عارضہ بھی لاحق ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے میری روحانی اور جسمانی بیماریاں اور کمزوریاں دور فرمائے۔ خدمتِ دین کی توفیق بخشتا رہے اور انجام بخیر ہو۔ آمین

(چوہدری عنایت اللہ احمدی سابق مبلغ انچارج تنزانیہ حال مربی انچارج ضلع جھنگ)

میرے بھائی مرزا عبدالقدیر صاحب آف ڈرگ روڈ کراچی کے داماد عزیزم ڈاکٹر لئیق احمد انصاری واقفِ زندگی اِن دنوں لندن میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا عبدالسمیع صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

جرمن زبان کی خصوصیت

محترم فضل الٰہی صاحب انوری ۱۵ اپریل ۱۹۷۹ء بروز اتوار شام پانچ بجے جامعہ ہال میں "جرمن زبان کی خصوصیات" کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

(جنرل سیکرٹری طلباء سابق جامعہ احمدیہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سیّد عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۷ جمادی الاوّل ۱۳۹۹ھ
۱۵ شہادت ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی عزّ و شرف اور اُس کا استحقاق

قرآن مجید وہ کامل و مکمل اور اکمل شریعت ہے جس کے ساتھ قیامت تک پیدا ہونے والے تمام بنی نوع انسان کی فلاح و نجاح وابستہ کی گئی ہے۔ ایسی بےمثال و لازوال شریعت کا حامل ہونا بلا شبہ اُمتِ محمدیہ کے لئے جسے اللہ تعالیٰ نے خیر اُمّت قرار دیا ہے اپنی ذات میں بہت بڑے شرف اور بزرگی کا موجب ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں فرمایا ہے:۔

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ○

(الزخرف آیات ۴۴، ۴۵)

ترجمہ:۔ اور (اے رسول!) تُو اس کلام کو جو تیری طرف وحی کیا گیا ہے مضبوطی سے پکڑ لے کیونکہ تُو سیدھے راستہ پر ہے۔ اور یہ (کلام) تیرے لئے بھی شرف اور عزّت کا موجب ہے اور تیری قوم کے لئے بھی۔ اور تم سے ضرور تمہارے اعمال کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

قرآن کریم کی کامل و مکمل اور اکمل شریعت خود اِس پر ایمان لانے والوں اور اسے قبول کرنے والوں کے لئے بلاشبہ بہت بڑے شرف اور اعزاز کا موجب ہے لیکن یہ شرف اور اعزاز اُس وقت ہی مومنوں کو مل سکتا ہے جب وہ اس پر دل و جان سے عمل پیرا ہوں اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات سے کما حقّہ، متمتع ہونے کی کوشش کریں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں مومنوں کو اسے (یعنی شریعت حقّہ کو) مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے اور انہیں خبردار فرمایا ہے کہ وہ اِس بھُول میں نہ رہیں کہ اِس شریعتِ حقّہ پر محض زبانی ایمان لے آنا انہیں عند اللہ شرف اور اعزاز کا مستحق بنا دے گا۔ بلکہ یہ شرف اور اعزاز تو اس پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں ملے گا اس لئے مومنوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اِس حقیقت کو کبھی فراموش نہ ہونے دیں کہ ان سے ضرور اُن کے اعمال کے متعلق بازپرس کی جائے گی اور اس کے مطابق ہی ان سے معاملہ کیا جائے گا۔

قرآن مجید کی شریعت کا حامل ہونا مومنوں کے لئے اسی صورت میں شرف و عزّت کا موجب ہے جب وہ بہ دل و جان اِس پر عمل پیرا ہوں ــــ یہ ایک ایسی بدیہی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس کا قرآن مجید میں بار بار ذکر فرمایا ہے اور اسی لئے اُس نے قرآن مجید کو فرقان بھی قرار دیا ہے جیسا کہ تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰي عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ○ (الفرقان آیت ۲) سے ظاہر ہے۔ اب قرآن چونکہ خود فرقان ہے اِس لئے جو مومن اس پر کما حقّہ، عمل پیرا ہو کر صحیح معنوں میں متقی بن جاتے ہیں خدا تعالیٰ خود اُن کے وجودوں میں ایک فرقان پیدا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے دوسروں کے مقابلہ میں اُن کا شرف اور اُن کی بزرگی از خود عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتی اسی لئے فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

(الانفال آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ اے (قرآن کی شریعت پر) ایمان لانے والو! اگر تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہارے لئے (دوسروں کے مقابلہ میں) ایک بڑے امتیاز کا سامان پیدا کر دے گا اور تمہاری کمزوریوں کو دُور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اب اگر قرآن پر ایمان رکھنے کے باوجود کسی زمانہ میں لوگوں کی بُرائیاں دُور نہ ہوں، اُن کے حالات درست نہ ہوں اور انہیں دنیا میں بزرگی اور عزّت کی بجائے ذلّت و خواری ملے تو یہ اِس امر کی علامت ہوگی کہ وہ قرآن پر عمل پیرا (باقی صفحہ ۸ پر)

ایک لطیف نکتہ

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ (ولادت ۱۸۵۸ء، وفات ۱۹۰۵ء) کا مقام نہایت بلند ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے پاک الہام میں آپؓ کو "مسلمانوں کے لیڈر" کے خطاب سے نوازا اور حضرت مہدیٔ معہود علیہ السلام نے آپ کو احمدیت کا مثالی مقرر قرار دے کر ہر احمدی لیکچرار کو آپ کا اندازِ خطابت اپنانے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ ۲۶ فروری ۱۸۹۹ء کا واقعہ ہے کہ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک مجلس میں ایک پُرشوکت تقریر فرمائی۔ اِس تقریر کا عنوان یہ تھا کہ "حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی ؑ نے کیا اصلاح اور تجدید کی"۔ حضور علیہ السلام نے یہ تقریر سُن کر بہت خوشنودی کا اظہار کیا اور فرمایا:۔

"یہ نمونہ ہے ایک شخص کی قوّتِ تقریر کا۔ اور اسی منوال (یعنی طریق۔ ناقل) پر ہماری جماعت کو مقرر بننے کی کوشش کرنی چاہیئے"۔ (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۹۴)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ کے ولولہ انگیز خطبات میں بھی جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں ارشاد فرمائے ایک خاص اور پُرجذب رنگ ٹپکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم انہیں پڑھیں اور ان سے علمی اور عملی دونوں اعتبار سے فائدہ اُٹھائیں۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم نے "خطباتِ کریمیہ" کے نام سے ان کو دو جلدوں میں شائع کرا دیا تھا۔ ذیل میں "خطباتِ کریمیہ" کے پہلے خطبہ کا ایک اقتباس بطور نمونہ ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ حضرت مولانا رضی اللہ عنہ نے بیعتِ احمدیت کو کشتیٔ نوح قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔

"اس زمانہ کے نوحؑ نے طوفانِ ضلالت سے بچانے کے لئے بیعت کی کشتی طیار کی۔ اُس نے کہا کہ مَیں دنیا کے لئے حصنِ حصین ہوں۔ خطرناک موجوں سے نجات پانے کے لئے اِس مضبوط قلعے میں آؤ...... مَیں اُن لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں جو اِس کشتی پر جو خدا کے حکم سے خود خدا کی نگرانی اور نظر میں طیار ہوئی سوار ہوئے۔ مبارک ہیں وہ جو آنے والے طوفان سے نجات پاتے ہیں لیکن یاد رکھو اور میری بات کو غور سے سُن لو۔ نہ صرف سُن لو بلکہ خوب یاد رکھو کہ اِس کشتی پر سوار ہو کر نجات پانے کا حقدار وہی ہے جو خدا کی نگاہ میں حقدار ہوگا۔ اور وہی ہے جس کے دل میں سچا تقویٰ اور طہارت ہوگی۔ جو اللہ تعالیٰ کے اوامر کی تعمیل کرتے اور نہی سے باز رہتے ہیں وہی ہیں جو اس پر بیٹھ سکتے ہیں اور ساحلِ نجات تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور اگر کوئی کُود کر بظاہر بیٹھ بھی جائے تو مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ وہ نجات کی کشتی پر سوار ہو کر بھی موج خیز طوفان میں گر کر پاش پاش ہوگا..... دنیوی گاڑیوں میں جیسے ریل گاڑی ہے سوار ہونے سے پہلے ٹکٹ لینا پڑتا اور عملہ مختار کو دکھانا پڑتا ہے مگر الٰہی کشتی کی سُنّت اس کے خلاف ہے۔ ان میں اوّلاً بلا پڑتال صحیح کے جوق جوق لوگ سوار ہو جاتے ہیں اور جب کشتی متواج و ذخّار دریا کے منجدھار میں پہنچتی ہے اُس وقت ہم سے اخلاص اور بے ریا و بے نفاق ایمان اور تقویٰ کا ٹکٹ پوچھا جاتا ہے۔ آخر تہیدست نکلنے پر بڑی ذلت سے کشتی سے راندہ کیا جاتا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ خاتمہ تک ڈر ہی ڈر ہے"۔

(خطباتِ کریمیہ جلد ۱ صفحہ ۴ مطبوعہ مطبع انوارِ احمدیہ قادیان دارالامان جنوری ۱۹۰۵ء)

ع ہر کہ عارف تر است ترساں تر

ربِّ کریم ہم سب کو اِس نہایت لطیف نکتہ کو حرزِ جان بنانے اور اس کے مطابق اپنی پوری زندگی کو ڈھال دینے کی توفیق بخشے کہ سب قدرتوں اور طاقتوں کا مالک بھی وہی ہے اور سرچشمہ بھی وہی۔ وَمَا تَوْفِيْقُنَآ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

حضرت مصلح موعودؓ کیا خوب فرماتے ہیں ؎

وہ مومن ہیں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں
موت کے آنے سے پہلے ہی فنا ہو جاؤ
سُرخرو رُو برُوئے داورِ محشر جاؤ
کاش تم حشر کے دن عہدہ برآ ہو جاؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا ۲۶واں جلسہ سالانہ

○ دو ہزار سے زائد احمدی احباب کا دینی اجتماع

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور محترم وکیل التبشیر تحریک جدید کے روح پرور پیغامات

○ علمی اور تربیتی تقاریر

مکرم محی الدین شاہ صاحب مبلغ میدان ، سماٹرا ۔ انڈونیشیا

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا ۲۶ واں جلسہ سالانہ دعاؤں، با جماعت نمازوں اور ذکر الٰہی کے روحانی ماحول میں ۲۹ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۷۸ء بمقام چی سارو (بوگور، مغربی جاوا) بخیر و خوبی سرانجام پایا۔

انڈونیشیا کے طول و عرض میں واقع احمدیہ جماعتوں کے دو ہزار سے زائد مردوں اور عورتوں کو اس مبارک اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ انڈونیشیا میں احمدی جماعتوں کا جلسہ سالانہ عموماً تعلیمی اداروں کی موسمی تعطیلات کے دوران منعقد ہوتا ہے۔ چونکہ انڈونیشیا میں جماعت کا اپنا کوئی مرکز نہیں ہے۔ لہذا جلسہ ہر سال مختلف مقامات پر منعقد کیا جاتا ہے۔ تاکہ باری باری مختلف جماعتیں جلسہ انتظامات کی سرانجام دہی کے تجربہ اور ثواب میں برابر کی شریک ہو سکیں۔

اس دفعہ جہاں جلسہ منعقد کیا گیا وہ مقام بوگور شہر سے تقریباً ۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ جگہ پہاڑی ہے اور بہت سرسبز و شاداب ہے۔ آب و ہوا خوشگوار ہے جلسہ گاہ۔ احباب جماعت کی رہائش کے لئے ایک بڑا ہال۔ چند مکانات اور دو پرائمری سکول کرایہ پر لئے گئے اور جلسہ گاہ ہال کے پاس ایک وسیع میدان میں بنایا گیا۔

افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس کا آغاز بروز جمعہ بوقت آٹھ بجے صبح زیر صدارت سیکرٹری خاص جماعت احمدیہ انڈونیشیا جناب کرنل محمد صاحب نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن شریف جناب علی ابوبکر صاحب نے کی۔ اس کے بعد محترم جناب صالح الشیبی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے ازراہ شفقت اس موقعہ کے لئے مرحمت فرمایا پیغام کا متن پیش خدمت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادران جماعت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ کا جلسہ سالانہ ۲۹-۳۰-۳۱ دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ خدا کرے یہ اجتماع ہر پہلو سے بابرکت اور مفید ہو اور جماعت میں نیا ولولہ اور نئی روح پیدا کرنے کا موجب ہو۔ آمین

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کا یہ سالانہ اجتماع جو مرکز سلسلہ سے ہزارہا میل دور ہو رہا ہے۔ اسلام کی حقانیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے۔ آج سے ۱۴۰۰ سال قبل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو یہ مژدہ سنایا تھا کہ آخری زمانہ میں جبکہ اسلام پر ایک ضعف کی سی کیفیت طاری ہوگی۔ ایک فارسی الاصل شخص کے ذریعہ دین متین کے لئے پھر تر و تازگی کے دن آئیں گے اور روحانیت کا مشرق و مغرب میں انتشار ہوگا۔ اس پیشگوئی کے مطابق تیرھویں صدی ہجری کے اواخر میں قادیان کی گمنام بستی سے ایک خلوت پسند شخص کی آواز تائید حق میں بلند ہوئی اور لکھنے والے نے دعوے بھی یہ کیا کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کردے گا۔ اس کی پہلی وحی میں ہی یہ خوشخبری دی گئی تھی کہ وقت آتا ہے جب بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے بھلا ایک انسان خواہ وہ کتنا ہی چالاک کیوں نہ ہو۔ ایسا دعوے کرسکتا اور اس کے مطابق دلائل کے میدان میں معجزہ نمائی کے میدان میں۔ قبولیت دعا کے میدان میں اسلام کے غلبہ کو بغیر تائید ایزدی کے ثابت کرسکتا ہے۔ ہرگز نہیں، انسانی عقل اس کو قبول ہی نہیں کرسکتی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ کی تائید کے لئے آسمان اور زمین میں نشانات ظاہر کئے۔ اور اس کے فرشتوں نے دلوں میں داخل ہو کر آپ کو لبیک کہنے کی سعادت بخشی۔ یہ خدا کا بڑا فضل ہے کہ اتنے دور بیٹھے ہوئے آپ کو امام الزمان کی شناخت کی توفیق ملی۔ اس فضل کے ساتھ آپ پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ جن کی طرف میں اب آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ قرآن کریم و احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی جو اب سے دس گیارہ سال بعد شروع ہونے والی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ اس کے استقبال کے لئے میں نے جماعت کے سامنے صد سالہ جوبلی کا منصوبہ رکھا تھا اس منصوبے کے تحت ہم نے ہر ملک میں مساجد و مشن ہاؤس تعمیر کرنے ہیں۔ اور قرآن کریم کے تراجم کو دنیا بھر میں پھیلانا ہے۔ سائنسی علوم کی ترقی کے باوجود دنیا سے امن و سکون کی فضا مفقود ہے۔ یہ سکون و راحت اسلام کی پُر امن تعلیم ہی سے میسر آسکتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس حسین تعلیم کو محبت و پیار کر پوری توجہ اور دلسوزی سے دنیا کے تمام انسانوں تک پہنچا دیں۔ تاکہ سب کالے اور گورے اور مشرق و مغرب میں بسنے والے ایک واحد دین کر اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو سکیں۔ اور توحید باری تعالیٰ کی صدائیں روئے زمین کے چپہ چپہ سے بلند ہونے لگیں۔ اس کے لئے ہمیں اپنا مال، اپنا وقت اپنے آرام کی قربانی دینی ہوگی، تاکہ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ کی پیشگوئی اپنی پوری شان سے پوری ہوسکے۔

دوسری بات اس ضمن میں میں یہ کہنی چاہتا ہوں کہ محض نعروں سے دنیا میں کوئی دیرپا انقلاب پیدا نہیں کیا جاسکتا۔ اسلامی نظام کا نعرہ تو ہر زبان پر ہے۔ لیکن دنیا اس نظام کا عملی نمونہ دیکھنا چاہتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کام کے لئے اس زمانہ میں آپ کو منتخب کیا ہے۔ اور یہ موقعہ عطا کیا ہے کہ آپ دنیا کے لئے عملی زندگی تقویٰ و طہارت، صداقت و دیانت اور ہمدردی اخلاق کا نمونہ بنیں۔ لہذا آپ کو ہر آن یہ غور کرنا ہوگا کہ کیا آپ کا گھر آپ کا ماحول آپ کا دوسروں سے سلوک اسلامی تمدن اور اسلامی معاشرہ کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ یہ کام کماحقہ سرانجام نہیں دیا جاسکتا جب تک کہ پوری توجہ کے ساتھ اپنے اہل خانہ اور اپنی اولادوں کی صحیح طریق پر تعلیم و تربیت کا معقول انتظام نہ کیا گیا ہو۔ ہمیں محض اس بات سے مطمئن نہیں ہونا چاہئے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا ہے۔ اسلام کا عالمگیر غلبہ کسی ایک نسل کی قربانی پر موقوف نہیں۔ اس کے لئے نسلاً بعد نسلٍ اور مسلسل اور پیہم جدوجہد کی ضرورت ہے۔

پس میں آپ سے کہتا ہوں کہ خود بھی قرآنی علوم سے آگاہ ہوں۔ اور اپنی اولادوں کو بھی اس نعمت سے بہرہ ور کرنے کی پوری کوشش کریں۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام روحانی مائدہ سے لبریز ہیں۔ ان کے مطالعہ کو اپنے روزمرہ کے پروگرام کا ایک ضروری جزو بنائیں اور اپنے گھروں میں درس و تدریس کا سلسلہ پوری توجہ اور التزام کے ساتھ جاری کریں۔ اسلام کا غلبہ تو آسمان پر مقدر ہو چکا ہے۔ وہ تو بہرحال ہو کر رہے گا۔ لیکن وہ لوگ جو خدمت دین کا سنہری موقعہ ملنے کے باوجود دنیا کے اشغال میں منہمک رہ کر اس نعمت سے محروم رہ جائیں۔ ان کی بدقسمتی میں کیا شبہ کیا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پھر اپنی محبت و پیار سے نوازے۔ اور اپنے فضل سے اس امر کی توفیق عطا کرے۔ کہ ہم اپنی زندگیاں اعلائے کلمۂ اسلام اور رضائے الٰہی کے حصول میں گزارنے والے ہوں اور ہماری اولادیں اور نسلیں اس رنگ میں رنگین ہوں۔ جس کو قرآن کریم صبغۃ اللہ قرار دیتا ہے۔ آمین

والسلام

(دستخط) مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے جلسہ سالانہ انڈونیشیا کے لئے حسب ذیل پیغام بھجوایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ممبران جماعت احمدیہ انڈونیشیا

میرے پیارے بھائیو اور بہنو!

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ دسمبر کے آخری ہفتہ میں اپنا سالانہ جلسہ منعقد کر رہے ہیں خدا کرے کہ یہ جلسہ بابرکت ہو اور آپ یہ دل سے یہ عزم لے کر اٹھیں کہ ہم قرآن کریم

تعلیمات اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت مقدسہ کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کریں گے۔

میں اس مبارک موقع پر آپ سب کو اس بات کی یاددہانی کرانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا اصل مقصد اپنے متبعین کو صحیح معنوں میں حقیقی مسلمان بنانا تھا۔ ہم میں سے ہر ایک کو تمام شعبہ ہائے زندگی میں اسلام کی تعلیم پر عمل کرنا چاہیئے۔ اپنے سب کاموں میں اخلاص اور بھرپور جذبہ وجوش کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ یہ نکتہ ہر احمدی کے سامنے بے شمار دفعہ رکھا گیا ہے۔ لیکن اس کی اہمیت اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ اسے متواتر دوہرایا جاتا رہے۔

لہذا میں ایک بار پھر آپ کی توجہ اس کی طرف مبذول کراتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ آپ اسے ہر دوسری چیز پر فوقیت دیں گے۔ خدا تعالے آپ کو ہر موقعہ کے مناسب خدمت بجا لاتے اور اپنے اندر مکمل تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آپ کا محب

مرزا مبارک احمد

جناب رئیس التبلیغ صاحب کا خطاب

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ رئیس التبلیغ نے ابتدائی خطاب میں فرمایا۔ کہ ہم آج اس لئے جمع ہوئے ہیں تا ہم جلسہ سالانہ کے بابرکت ماحول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ پہلا جلسہ سالانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں قادیان شریف میں قائم کیا۔ اس وقت جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کی تعداد ۷۵ تھی اور جلسہ کا پروگرام مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوا تھا۔ پھر یہ تعداد بڑھتی گئی یہاں تک کہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۷ء میں شامل ہونے والے احباب کی تعداد ایک لاکھ پچاس ہزار کے قریب تھی۔ اور جہاں جہاں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ وہاں ہر سال ہر جماعت جلسہ سالانہ قائم کرتی ہے۔

اس قسم کے جلسہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ میں نے یہ جلسہ خدا تعالےٰ کے خاص ارشاد کے مطابق شروع کیا اور میں دعا کرتا ہوں۔

"ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالے ان کے ساتھ ہو۔ اور ان کو اجر عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے۔ اور ان کے ہم و غم دور فرمادے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے۔۔۔ آمین"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

ہمارا یہ جلسہ قادیان یا ربوہ کے جلسہ کا ظل ہے۔ ہماری تمنا ہے کہ وہ تمام رحمتیں۔ افضال اور برکتیں جو خدا تعالیٰ نے قادیان یا ربوہ میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے احباب پر نازل فرمائیں ہم پر بھی اللہ تعالےٰ نازل فرمائے۔

اس ضمن میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنگ کے موقعہ پر فرمایا

ان بالمدینۃ لرجالاً
ما سرتم مسیراً
ولا قطعتم وادیاً
الا کانوا معکم
حبسھم العذرُ۔

(بخاری)

ترجمہ۔ مدینہ میں کچھ لوگ رہ گئے ہیں جو تمہارے اس سفر میں برابر کے شریک ہیں۔ ان راستوں میں بھی جن پر تم چلتے ہو اور ان وادیوں میں بھی جو تم طے کرتے ہو۔ کیونکہ وہ جان بوجھ کر پیچھے نہیں رہے۔ بلکہ بیماری یا کوئی اور حقیقی عذر ان کی راہ میں حائل ہو گیا ہے

پھر دوران خطاب آپ نے فرمایا کہ میں آپ لوگوں کو ایک اہم بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور وہ اہم بات "اطاعت" ہے۔ ہر قسم کی روحانی و جسمانی ترقی کی بنیاد کامل اطاعت پر منحصر ہے۔ اس زمانہ میں اکثر لوگ اطاعت نہیں کرتے۔ یا اطاعت کے معنی کو اچھی طرح نہیں جانتے۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ حضور نے چند احباب کو دیکھا جو مسجد کے کنارہ پر کھڑے ہو کر خطبہ سن رہے تھے۔ تو آپ نے ان کو فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ اس وقت حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ مسجد کی طرف آرہے تھے۔ آپ نے دور سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز کو سنا تو آپ اسی وقت فوراً بیٹھ گئے اور گھسٹتے گھسٹتے مسجد میں پہنچے۔ کسی صحابی نے یہ منظر دیکھ کر کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم مسجد میں کھڑے ہونے والے احباب کے لئے تھا نہ کہ آپ کے لئے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کا مقصد اچھی طرح جانتا ہوں لیکن میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں مسجد میں پہنچنے سے پہلے مر جاؤں تو میں قیامت کے دن خدا تعالے کے سامنے کیا منہ دکھاؤں گا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک حکم پر عمل نہیں کیا۔

پس جو شخص خدا کے حکم اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سنتا ہے۔ اور پھر طرح طرح کے بہانے تلاش کرتا ہے۔ وہ حقیقی طور پر خدا تعالے سے انس و محبت نہیں کرتا۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ثلاثٌ من کُنَّ فیہ
وجد بھن حلاوۃ الایمان
من کان اللہ ورسولہ
احب الیہ مما سواھما
ومن احب عبداً
لایحبہ الا اللہ ومن یکرہ
ان یعود فی الکفر بعد
ان انقذہ اللہ منہ
کما یکرہ ان یلقٰی فی
النار۔

(متفق علیہ مشکوٰۃ صہ۱۲)

تین باتیں ہیں جس میں ہوں وہ ایمان کی حلاوۃ اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔ اوّل یہ کہ اللہ اور اس کا رسول باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہوں۔ دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالےٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے۔ اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے

اس حدیث کی رو سے ایمان کی پہلی شرط محبت الہٰی اور محبت رسول ہے اور محبت کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ وہ خدا تعالےٰ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کل احکام و ارشادات کی مکمل طور پر اطاعت کرے۔

اختتام تقریر پر مولانا موصوف نے احباب کی توجہ خدا تعالےٰ کی طرف مبذول کرکے بتایا کہ آئیں ہم خدا تعالےٰ سے دعائیں کریں کہ ہم سب صحیح معنوں میں عباد اللہ بن جائیں۔ اور اللہ تعالےٰ تمام احمدیوں کو اسلام اور احمدیت کی سربلندی کے لئے زیادہ سے زیادہ خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس

اس اجلاس کی صدارت کے فرائض مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ دوم جماعت احمدیہ انڈونیشیا محترم جناب عبد المنان صاحب نے ادا کئے۔ پروگرام کے مطابق اس اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں۔ جو پورے انہماک کے ساتھ سنی گئیں۔ پہلی تقریر محترم جناب مرتولو صاحب (صدر جماعت احمدیہ انڈونیشیا) کی تھی۔ جناب مرتولو صاحب کسی وجہ سے جلسہ میں حاضر نہیں ہو سکے۔ تو ان کا مضمون "اسلام اور ترقی قوم" جناب کرنل محمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ جناب مرتولو صاحب نے اپنے مضمون میں بتایا کہ انڈونیشیا میں ۹۵ فیصد مسلمان ہیں۔ لیکن انڈونیشیا کے مسلمانوں کے حالات زندگی۔ طرز فکر اور مستقبل کا رجحان و میلان یا تو مغربی ممالک کے لوگوں کی طرح ہے یا تو نام کے مسلمان ہیں اور یا پھر جھوٹی قسم کے مسلمان ہیں۔ اور آگے آپ نے ذکر کیا کہ اگر ہم ترقی قوم چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم اسلام کے احکام پر صحیح معنوں میں عمل کریں۔ اور آخر میں آپ نے بتایا کہ ہر ایک احمدی کا اولین فرض ہے کہ وہ احمدیت کے کاموں میں خوب حصہ لے۔ اور قوم کی ترقی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

"اخبار الفضل"

خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی "الفضل" خود خرید کر نہیں پڑھتا وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا۔

(مینیجر الفضل)

—٥—

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی پر ایک طائرانہ نظر

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب انجینیئر، راولپنڈی

مکہ کے باہر ابی قبیس کی پہاڑیوں میں ایک غار "غار حرا" کے نام سے مشہور ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم شباب سے ہی اس غار میں عبادت الٰہی کے لئے جانے لگے۔ حضور کی اس طرح اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی خاطر مکہ سے غار حرا میں جا کر کئی کئی روز تک عبادت، دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گم رہنے کی وجہ سے لوگ کہنے لگے کہ:-

"محمد اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے۔"

یہ عشق الٰہی سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس سال کی عمر میں عطائے نبوت پر منتج ہوا۔

پہلے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تبلیغ کو مخفی رکھا اور تین سال بعد جب اعلانیہ تبلیغ کا حکم ہوا تو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے حضور نے تبلیغ کا آغاز کوہ صفا کے دامن سے کیا۔ کبھی حضور مکہ معظمہ کی گلی کوچوں میں رواں دواں ہوتے اور کبھی اسلام کے پہلے دار التبلیغ، دار ارقم کی طرف بڑھتے۔ جوں جوں اسلام پھیلنے لگا۔ قریش مکہ مزاحمت، تمسخر، مخالفت اور ظلم و تشدد پر اتر آئے۔ جس کی تفصیل بڑی دردناک ہے۔ رؤسائے مکہ میں سے بعض لوگوں نے حضور کے چچا ابوطالب کے پاس جا کر پہلے نرمی سے اور پھر دھمکی سے حضور کی تبلیغ بند کرنے سے متعلق اصرار کیا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عزم و ہمت کی مضبوط چٹان ثابت ہوئے بالآخر حضور کو براہ راست حکومت، مال و متاع اور خوبصورت ترین لڑکی سے شادی تک کی پیشکش کی جسے حضور نے ٹھکرا دیا۔ جس کے نتیجہ میں تکالیف بڑھتی گئیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سرزمین عرب میں دور دور تک پہنچنے لگا لوگ تحقیقات کے لئے خود مکہ معظمہ آنے لگے۔ قریش روز بروز ظلم و تشدد میں اضافہ کرنے لگے۔ یہ دیکھ کر رجب ۵ نبوی میں گیارہ مرد اور چار عورتیں حضور کی اجازت سے بحر احمر کے پار حبشہ کو ہجرت کر گئے۔ جہاں ایک عادل اور رحمدل بادشاہ (اصحمہ) حکومت کرتا تھا۔

ادھر دشمن بانی اسلام اور صحابہؓ کو مٹانے کی بھرپور جدوجہد کر رہے تھے ادھر ہجرت حبشہ کے فوراً بعد رجب ۵ نبوی میں ہی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عظیم الشان روحانی سفر کے دوران جو ساتوں آسمان پار کرتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ کی انتہائی بلندیوں تک تھا اپنی ہونے والی امت دکھائی جس نے سارے آفاق کو گھیر رکھا تھا۔

اس معراج نبوی کے بعد حضور نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں وسعت پیدا کر دی۔ اب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے زیادہ تر غرباء تھے لیکن ۶ نبوی کے آخر میں مکہ کے دو رؤسا حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ کے ایمان لانے کی وجہ سے کفار مکہ بہت مشتعل ہو گئے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کو اور زیادہ دکھ دینا شروع کر دیا۔ مجبوراً مزید ۸۳ مرد اور ۱۸ عورتیں بھی حضور کی اجازت سے حبشہ ہجرت کر گئے۔ قریش نے تعاقب کیا لیکن حبشہ سے مسلمانوں کو نکلوانے میں ناکام رہے۔

اس پر قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علانیہ قتل کرنے کا فیصلہ کیا۔ عرب کے مروجہ طریق کے مطابق خاندان کا ہر فرد کل خاندان کی حفاظت کا حقدار ہوتا تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے اکثر لوگ حضور اور صحابہؓ کو لے کر ابی قبیس کی پہاڑیوں کی ایک گھاٹی "شعب ابی طالب" میں جا کر محرم ۷ نبوی میں پناہ گزین ہو گئے یہ دیکھ کر قریش مکہ نے حضور کے خاندان کا سوشل بائیکاٹ کر دیا تاکہ تنگ آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں کے حوالے کر دیا جائے لیکن آفرین ہے اس خاندان پر جنہوں نے ابتلاء اور انتہائی تکالیف کے یہ دن بڑے صبر اور ہمت سے برداشت کئے لیکن کفار کی خواہش کو پورا نہ ہونے دیا۔

شعب ابی طالب میں قیام کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت یوسف کی طرح نہ صرف قید خانہ (گھاٹی) کے ساتھیوں کو تبلیغ کرتے بلکہ جب موقع ملتا گھاٹی سے باہر تشریف لے جا کر لوگوں میں تبلیغ فرماتے۔ بالخصوص حج کے دنوں میں جبکہ عرب کے مسلمہ دستور کے مطابق کوئی کسی پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے قبائل کو پیغام حق پہنچانے میں اس دوران بھی بڑی جدوجہد فرمائی۔

مقاطعہ کے تین سال بعد ۱۰ نبوی میں بعض رؤسائے مکہ کا ضمیر اس ظالمانہ فعل پر بغاوت کرنے لگا۔ اور انہوں نے اس مقاطعہ کو ختم کر دیا جو اڑھائی تین سال تک جاری رہا تھا۔ حضور نہایت وقار کے ساتھ ایک اخلاقی فاتح کی حیثیت سے واپس مکہ لوٹے۔

شعب ابی طالب سے رہائی کے بعد ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب اور نہایت غمخوار رفیقہ حیات حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یکے بعد دیگرے وفات سے آنحضرت کے خاندان نے بھی حضور کا ساتھ چھوڑ دیا جس کی وجہ سے کفار مکہ اور دلیر ہو گئے۔ حضور کا اپنے گھر سے باہر نکلنا تک مشکل ہو گیا اب مکہ میں حضور کی بات سننے کے لئے کوئی شخص تیار نہ تھا۔ بقول حضرت عیسیٰؑ کے۔

"نبی بے عزت نہیں۔ مگر اپنے وطن میں۔"

اس کے باوجود حضور کو اپنے وطن سے بے پناہ محبت تھی اور حضور کے دل میں اہل مکہ کے پہلے ہدایت پا جانے کے لئے شدید تڑپ تھی۔

اس دوران اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب سے اطلاع دی کہ حضور کی کامیابی، اور دین اسلام کے بول بالا ہونے کا راز ہجرت میں ہے حضور کو رؤیا میں وہ جگہ بھی دکھائی گئی جہاں حضور کو ہجرت کر کے جانا تھا۔ حضور نے اس اجمال کی توضیح اور تعیین کے لئے اپنی قوت فکریہ اور اپنا اجتہاد استعمال فرمایا۔ حضور کا خیال طائف، ہجر اور یمامہ کو ہجرت گاہ قرار دینے کی طرف منتقل ہوا۔ چنانچہ حضور اکیلے نہایت شجاعانہ رنگ میں طائف کے خطرناک اور صبر آزما تبلیغی سفر پر روانہ ہوئے لیکن جس ظلم کی ابتدا مروا و صفا سے ہوئی تھی اس کی انتہا وادی طائف میں ہوئی۔ چنانچہ سخت اذیت اٹھا کر دستور حکومت کا احترام کرتے ہوئے تلواروں کے سائے میں حضور واپس مکہ میں داخل ہوئے۔

اہل مکہ نے تہیہ کر لیا کہ وہ کسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو فروغ نہ پانے دیں گے اور انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ حضور اور صحابہ کرامؓ کو سکون میسر نہ ہو۔ حضور برابر دعاؤں میں مشغول رہے اور ان تمام رکاوٹوں کے باوجود ہر دن جو اسلام پر چڑھتا وہ فتح و نصرت کا پیغام لاتا۔

۲۷ ربیع الاول ۱۱ نبوی کو عالم کشف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف سفر فرمایا اور تمام انبیاء اولین و آخرین کی امامت کروائی۔ اس روحانی سفر میں آپ کے مرکز اسلام کے ایک ایسی جگہ تبدیل کرنے کی طرف اشارہ تھا جہاں اسلام کو عالمگیر غلبہ حاصل ہونے والا تھا۔ حضور کی کشفی نظر نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کو بھی ملاحظہ فرمایا جس کا تعلق آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے ساتھ وابستہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تبلیغ میں اور وسعت پیدا کر دی۔ حضور نے حج کے موقع پر دن اور رات منیٰ اور عرفات میں اور اشہر حرم کے باقی ایام میں عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز کے تجارتی میلوں۔ منڈیوں اور مکہ کے ارد گرد کی آبادیوں میں تشریف لے جا کر تمام مزاحمتوں کے باوجود بڑی تیزی سے مختلف عرب قبائل کو اسلام کا پیغام پہنچایا۔

چنانچہ ۱۱ نبوی میں حج کے موقع پر یثرب سے آئے ہوئے چھ سعادت مند آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے۔ واپس جا کر انہوں نے اپنے ہم وطنوں کو خوب تبلیغ کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی توجہات اور دعاؤں سے اسلام یثرب میں پھیلنے

لگا۔ ۱۲ سنہ نبوی میں حج بیت اللہ کے موقع پر رات کے وقت یثرب کے بارہ آدمیوں نے وادی عقبیٰ میں چھپ کر آنحضرت ؐ کے دست مبارک پر باقاعدہ بیعت کی اور ۱۳ نبوی میں انہی ایام میں یثرب کے مزید ۷۲ مردوں اور ۲ عورتوں نے رات کی تاریکی میں مکہ والوں سے چھپ کر اسی جگہ گزشتہ سال کی طرح بیعت کی اور آنحضرت کو مع صحابہ یثرب ہجرت کرنے کی پیشکش کی جسے حضور ؐ نے برعایت اذن الٰہی قبول فرمایا۔

دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہو چکا تھا کہ اکناف عالم میں اسلام کا پیغام مرکز اسلام یثرب میں منتقل کرنے سے پہنچے گا۔ چنانچہ اس کے جلد ہی بعد مسلمان گھرانے ایک ایک دو دو کر کے مکہ سے یثرب ہجرت کرنے لگے۔

جب کفار مکہ کو معلوم ہوا کہ شکار ان کے ہاتھوں سے نکلتا جا رہا ہے تو انہوں نے دار الندوہ میں مشورہ کر کے ہر قبیلے کے ایک ایک آدمی کو ساتھ ملا کر ازلی ابدی روحانی زندگی دینے والے نبی کو قتل کرنے کا خطرناک منصوبہ بنایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ عین اس وقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں کی اس سازش سے آگاہ کر دیا اور یثرب کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عزیز مجاہد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کی امانتیں واپس کرنے کے لئے اپنے بستر پر چھوڑا اور مکہ سے بے پناہ محبت کے باوجود رات کی تاریکی میں اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کرتے ہوئے گھر سے نکلے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے الٰہی منشاء کے مطابق اپنے عزیز ترین دوست حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیا اور مکہ سے تین میل دور غار حرا میں جا چھپے۔ دشمن تعاقب کرتا ہوا غار کے منہ تک آ پہنچا لیکن اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر آنحضرت کو ان کے بد ارادوں سے محفوظ رکھا۔ جس کا وہ پہلے سے وعدہ فرما چکا تھا۔

چوتھے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی غار سے باہر نکلے اور آٹھ دن متواتر اونٹوں پر سفر کرتے ہوئے پیر کے روز ۱۲ ربیع الاول ۱۴ سنہ نبوی مطابق ۲۰ ستمبر ۶۲۲ء یثرب کے قریب قباء نامی ایک بستی میں اترے۔ دس دن قیام کرنے کے بعد اہل یثرب اول المہاجرین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یثرب لے گئے جہاں انہوں نے یسعیاہ ؑ اور حبقوق ؑ کی پیشگوئیوں کے مطابق حضور ؐ کا والہانہ استقبال کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد یثرب مدینۃ الرسول (اور بعد میں صرف مدینہ) مشہور ہو گیا۔ جہاں سے اسلام کے ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے۔

۵

شارٹ ٹینڈر نوٹس

زیر دستخطی کو ذیل کام کے لئے آئیٹم / فیصدی بنیاد پر سربمہر ٹنڈر مورخہ ۱۶/۴/۷۹ بوقت ۱۲ بجے قبل دوپہر مطلوب ہیں جو کہ صرف محکمہ لوکل گورنمنٹ دیہی ترقیاتی ضلع میانوالی کے منظور شدہ ٹھیکیداران جنہوں نے سال رواں ۱۹۷۹ء کی تجدیدی فیس دفتر زیر دستخطی میں جمع کرا دی ہو۔ ٹینڈر دینے کے مجاز ہوں گے۔ ٹنڈر فارم مورخہ ۱۸/۴/۷۹ کو قیمتاً مبلغ ۲۰/- روپے فی ٹینڈر فارم جاری کئے جائیں گے۔ مورخہ ۱۹/۴/۷۹ کو کوئی ٹنڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔ کام کا تخمینہ و تفصیل کسی بھی دن دفتری اوقات کار کے دوران ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ ٹینڈر کے ہمراہ زرضمانت بحساب دو فیصد تخمینہ لاگت ڈیپازٹ کال کی صورت میں ہونا ضروری ہے۔ بصورت دیگر ٹنڈر قابل غور نہ ہوگا۔

ٹینڈر اسی روز بوقت ساڑھے گیارہ بجے (۱۱-۳۰) قبل دوپہر حاضر آمدہ ٹھیکیداران یا ان کے با اختیار نمائندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت	میعاد تکمیل منصوبہ
(۱)	تعمیر پختہ سڑک خالصہ تا گوہر والا (توسیع)	۶,۱۹,۲۰۰/-	۱۲,۳۸۴/-	چار ماہ

شرائط ٹنڈر

(۱) ٹنڈر فارم آئیٹم ریٹ / فیصدی بنیاد پر درج کرنا ہوگا۔

(۲) ٹنڈر فارم کسی منظور شدہ بنک کی ڈیپازٹ کال بحق ڈپٹی کمشنر / پروجیکٹ ڈائریکٹر میانوالی پیش کرنے پر جاری کئے جائیں گے۔

(۳) مشروط یا مشکوک ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا۔

(۴) بذریعہ ڈاک یا تار ٹنڈر قبول نہ کئے جائیں گے۔

(۵) زیر دستخطی کو حق حاصل ہوگا کہ وہ کسی ایک یا جملہ ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتائے مسترد کر دے یا منظور کرے۔

(۶) کام کی تکمیل میں تنازعہ کی صورت میں ٹھیکیدار اور متنازعہ مسئلہ کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ایسی صورت میں ڈپٹی کمشنر / پروجیکٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ دیہی ترقیاتی میانوالی کا فیصلہ حتمی ہوگا اور ٹھیکیدار اس کا پابند ہوگا۔

(۷) دیگر شرائط ٹنڈر کسی وقت بھی دفتری اوقات کار میں دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ میانوالی میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

(۸) وقتاً فوقتاً آمدہ ہدایات منجانب حکومت کا ٹھیکیدار پابند ہوگا۔

(چوہدری) غلام احمد خان
ڈپٹی کمشنر / پروجیکٹ ڈائریکٹر
لوکل گورنمنٹ و دیہی ڈویلپمنٹ میانوالی۔

(IPL: 1926)

تقریب شادی

۳ اپریل ۱۹۷۹ء کو محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب اسلم محلہ دار الیمن ربوہ نے لیسرم عزیزم سمیع اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ کے نکاح ہمراہ عزیزہ طلعت پروین بنت مکرم محمد صادق صاحب ساکنہ شیخوپورہ بیداد ضلع شیخوپورہ کا اعلان مسجد دار الیمن وسطی میں بعوض مبلغ چار ہزار روپے مہر پر فرمایا۔ ۴ اپریل کو بارات شیخوپورہ بیداد گئی اور ۵ اپریل کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین!

(احمد علی صادق ابن حکیم عبید اللہ رانجھا صاحب مرحوم ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم مولوی حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ اور مکرم مولوی عمر علی صاحب مربی سلسلہ کے والد بزرگوار مولوی رستم علی صاحب پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ اور وہ حیدر آباد سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

(۲) مکرم مستری نذیر احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔

(۳) مکرم شیخ عبد الرحمان صاحب کنری (سندھ) کی والدہ صاحبہ کافی عرصے سے جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔

(۴) مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب آف کر ونڈی کا لڑکا عزیز منور احمد بعارضہ پولیو بیمار ہے۔

(۵) مکرم حمید احمد صاحب آف کر ونڈی کی بیوی کو خون کا کینسر ہے۔

مکرم محمود احمد صاحب ریاضی کر ونڈی (سندھ) اعصابی و دماغی کمزوری میں مبتلا ہیں۔ احباب ان سب مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قائدین مجالس سالانہ مرکزی تربیتی کلاس کے نمائندے کے نام سے جلد تر مرکز کو مطلع فرماویں (مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ - بقیہ صفحہ ۲

نہیں ہیں، انہوں نے اسے ظاہری تعظیم کے باوجود پس پشت ڈالا ہوا ہے اور وہ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔ انہیں دوسروں کی بجائے پہلے خود اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے۔ ایسی صورت میں جب بھی وہ رونما ہو خود مسلمان کہلانے والوں کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ پہلے خود قرآن پر از سر نو ایمان لائیں، قرآن کی طرف واپس لوٹیں اور اپنی ہر حرکت و سکون پر قرآن کو حاکم بنائیں۔ اس کے سوا ان کے شرف اور بزرگی کے بحال ہونے کی اور کوئی صورت نہ ہوگی +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

۱- میرے شوہر ریٹائرڈ (صوبیدار) غلام احمد صاحب آج کل بہت زیادہ بیمار ہیں اور کمزوری بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ تمام بزرگانِ جماعت سے التجا ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(رشیدہ غلام احمد معرفت 886/C 20H واہ چھاؤنی ضلع راولپنڈی)

۲- برادرم محمد امان اللہ صاحب کا نوزائیدہ بچہ بعارضہ ٹیٹنس (Tetanus) شدید علیل ہے اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے بچے کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، اسے صالح، نیک اور بابرکت زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(محمد ثناء اللہ ایم - اے نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ)

۳- محترم چوہدری ریاض احمد صاحب سابق قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا کے چھوٹے بھائی عزیزم چوہدری نثار احمد صاحب ان دنوں میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کے دونوں گردے صحیح طور پر کام نہیں کر رہے جس کی وجہ سے وہ بے حد کمزور ہو چکے ہیں۔ نہایت ہی درد اور عاجزی کے ساتھ سب بہن بھائیوں سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

اگر غیر ممالک کے احباب میں سے کوئی دوست ARTIFICIAL KIDNEY کی گھریلو مشین یا تبدیلیٔ گردہ کے متعلق کسی قسم کی معلومات بہم پہنچا سکیں تو ان کی بے حد مہربانی ہوگی۔

(صلاح الدین A-187 رحیم پارک ملتان روڈ - لاہور)

۴- میرے بھائی عبد الرحمٰن صاحب شدید کھانسی اور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بڑھ رہی ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کی صحتیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(طالبِ دعا - میاں خیر محمد ڈیرہ غازی خان)

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ (ایئرکنڈیشنڈ)

اور

۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئرکنڈیشنڈ)

پروپرائیٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (اے میرے رب میرے علم کو بڑھا) (القرآن الحکیم) علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے (فرمان نبی اکرمؐ)

بیکار مت بیٹھیے کوئی ہنر سیکھیے

(بیرونی ممالک کی بہت زیادہ ڈیمانڈ کے پیش نظر پاکستان میں اپنی نوعیت کا واحد ادارہ)

تیاری بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے سلیبس کے مطابق کروائی جاتی ہے

نسیم سٹیل فکسر ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ اندرون موچی گیٹ لاہور

ریگولر اور سپیشل کلاسز میں داخلہ جاری ہے

ہمارا ادارہ جمعہ کے روز بھی کام کرتا ہے

• الیکٹریشن • موٹر وائینڈنگ بمعہ فارمولا ڈیزائن • ریفریجریشن و ایئرکنڈیشننگ • ریڈیو • الیکٹریکل سپروائزر • اور ویلڈنگ (گیس و الیکٹرک)

نئی کلاسز عبد الماجد چغتائی (سابقہ پرنسپل راولپنڈی) کی زیر نگرانی شروع کی گئی ہیں

نیز

• سٹیل فکسر • شٹرنگ کارپنٹر • پائپ فٹر • بلڈنگ پینٹر • اور کنسٹرکشن فورمین

کم فیس	ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی	کم مدت

نوٹ:- تمام میٹریل طلباء کو انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے فری دیا جاتا ہے اور عملی کام کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ عربی بول چال فری سکھائی جاتی ہے۔ (داخلہ جاری ہے۔ کلاسز صبح، دوپہر اور شام۔ پراسپکٹس مفت حاصل کریں۔)

احمدی احباب کے لئے فیس میں ۱۵٪ رعایت

نسیم سٹیل فکسر اینڈ الیکٹرونک ٹریننگ سنٹر اندرون موچی گیٹ لاہور فون 60546 / 55411

برانچ:- 65/A کشمیر روڈ نزد جی ٹی ایس بس سٹینڈ صدر راولپنڈی

الفضل آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے اس کی اشاعت بڑھا کر وہ اس میں اشتہار بھجوا کر ادارہ سے تعاون کرنا آپ کا فرض ہے - (منیجر الفضل ربوہ)

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۲۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابل اعتماد ادارہ **احمد اسٹیٹس** رجسٹرڈ **انس مارکیٹ ربوہ** فون ۵۳۵

ٹریفک کے دو خوفناک حادثوں میں ۳۴ افراد ہلاک ۳۷ زخمی

فیصل آباد شیخوپورہ روڈ پر باراتیوں سے بھری ہوئی دو بسوں میں ہولناک تصادم

ڈیر کے قریب باراتیوں سے بھرا ہوا ٹرک موڑ کاٹتے ہوئے نالہ میں جا گرا

۱۳ اپریل ۱۹۷۹ء کو ٹریفک کے دو خوفناک حادثوں میں ۳۴ افراد ہلاک اور ۳۷ زخمی ہوگئے۔ زخمیوں میں سے متعدد افراد کی حالت نازک ہے۔ ان میں سے پہلا حادثہ فیصل آباد شیخوپورہ روڈ پر باراتیوں سے بھری ہوئی دو بسوں میں ہولناک تصادم کی وجہ سے رونما ہوا جس میں ۲۵ افراد ہلاک اور ۱۴ زخمی ہوئے۔ دوسرا حادثہ ڈیر کے علاقہ میں باراتیوں سے لدے ہوئے ایک ٹرک کے نالہ میں گرنے کی وجہ سے پیش آیا جس میں ۹ افراد جاں بحق اور ۲۳ زخمی ہوئے۔

(۱) پہلے حادثہ (جو فیصل آباد شیخوپورہ روڈ پر پیش آیا) کے واقعات کی رو سے رزاق ٹرانسپورٹ کی بس نمبر ایل اے جے ۳۹۸۵ جو فیصل آباد سے لاہور جا رہی تھی گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی بس نمبر ایف ڈی اے ۹۱۰۷ کے ساتھ جو لاہور سے فیصل آباد جا رہی تھی ٹکرا گئی۔ دونوں بسوں میں باراتی سوار تھے۔ حادثہ میں پندرہ افراد جن میں لاہور جانے والی بس کا ڈرائیور بھی شامل ہے موقع پر جاں بحق ہوگئے۔ پچاس زخمیوں کو تین مختلف بسوں میں شیخوپورہ ہسپتال پہنچایا گیا جہاں ان میں سے دس افراد زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسے۔ ان میں ایک بارات کا دولہا محمد حسین اس کی دادی اور خاندان کے دو بچے شامل تھے۔ دوسری بارات کا دولہا شدید زخمی حالت میں ہسپتال میں داخل ہے۔ حادثہ اتنا ہولناک تھا کہ دونوں بسوں کے پرخچے اڑ گئے۔ جائے حادثہ پر مٹھائی کپڑے اور بری کا دیگر سامان بکھرا پڑا تھا۔ زخمی کراہ رہے تھے۔ شیخوپورہ سے "امروز" کے نمائندے کے مطابق حادثہ میں متعدد افراد جسمانی اعضاء سے محروم ہوگئے۔ اکثر کی ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔ باراتیوں میں شامل محمد شریف نے بتایا کہ اس کا ڈھائی سالہ بچہ ندیم اور ڈھائی ماہ کا بچہ جس کا نام وہ بدحواسی میں نہیں بتا سکا موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے۔

اس حادثہ کی وجہ سے لاہور میں چیمبرلین روڈ پر مائی لاڈو کی مسجد کے بالمقابل احاطہ کشن کشور میں شادی کا ایک گھرانہ ماتم کدہ بن گیا کیونکہ اس گھرانہ میں جو بارات فیصل آباد سے آنے والی تھی اس کا دولہا محمد حسین حادثہ کا شکار ہوگیا۔ بارات کے استقبال اور دلہن کی رخصتی کے تمام انتظامات مکمل ہوچکے تھے۔ دلہن والے نہایت بے چینی سے بارات کا انتظار کر رہے تھے۔ ہر طرف گہما گہمی اور خوشی کا سماں تھا۔ اچانک سوا گیارہ بجے کے قریب چند لوگ یہ روح فرسا خبر لے کر پہنچے کہ بارات اب نہیں آئے گی کیونکہ دولہا حادثہ کا شکار ہوگیا ہے۔ یہ خبر دلہن والوں پر بجلی بن کر گری اور چشم زدن میں خوشیوں کا یہ گہوارہ ماتم کدہ بن گیا۔

ادھر فیصل آباد میں جس گھر سے بارات لاہور روانہ ہوئی تھی اور لوگوں نے اسے پانچ بجے کے ساتھ خوشی سے روانہ کیا تھا اس پر کچھ زیادہ نہیں گزری۔ لوگ منتظر تھے کہ دولہا محمد حسین دلہن بیاہ کر لائے گا لیکن چند گھنٹے بعد دولہا سمیت اس کی بارات کی جو لاشیں آئیں جو خاک و خون میں لتھڑی ہوئی تھیں۔ فوارہ چوک پیپلز کالونی کے اس گھر میں جو خوشیوں سے معمور تھا دیکھتے ہی دیکھتے صف ماتم بچھ گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۲) اسی روز جو حادثہ ڈیر کے قریب پیش آیا اس میں ایک ٹرک کے پہاڑی نالہ میں گرنے سے ۹ افراد ہلاک اور ۲۳ شدید زخمی ہوگئے۔ اس ٹرک میں بھی ایک بارات سوار تھی جو تربت بارہ نامی گاؤں سے موند جا رہی تھی۔ ٹرک تربت بارہ سے اڑھائی میل ہی دور گیا تھا کہ الماس درہ کے قریب ایک موڑ مڑتے ہوئے ٹرک ڈرائیور کے قابو سے باہر ہو کر ایک نالہ میں جا گرا۔ ۹ افراد موقع پر ہی ہلاک ہوگئے۔ پولیس اور علاقہ کے لوگوں نے موقع پر پہنچ کر زخمیوں کو ٹرک سے نکالا اور انہیں ہسپتال پہنچایا۔ ان میں سے پانچ کی حالت نازک بیان کی گئی ہے۔

(تلخیص از "پاکستان ٹائمز" و روزنامہ "امروز" ۱۴ اپریل ۱۹۷۹ء)

"میں اپنے ربِ کریم سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دے گا بلکہ آگے ہی آگے بڑھائے گا"

اب جبکہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں کم عرصہ باقی ہے یاددہانی کے لئے گزارش ہے کہ جماعتیں نہ صرف اپنا مجوّزہ بجٹ پورا فرماویں بلکہ مجوزہ آمد سے زائد آمد پیدا کر کے مالی سال کے اختتام سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروادیں۔ جماعتِ احمدیہ ایک زندہ جماعت ہے اور زندہ جماعتوں کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ آگے ہی آگے بڑھتا ہے۔ ہمیں ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کے فضل پر پوری امید رکھنی چاہیئے کہ وہ اپنے بے پایاں احسان کے ساتھ جماعتی ضروریات کی تکمیل فرمائے گا اور دوسری طرف ہمیں ہر ممکن قربانی کر کے اپنی ذمہ داریوں کو بھرپور کوشش کے ساتھ پورا کرنا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے:۔

"پس جماعتِ احمدیہ چونکہ ایک زندہ جماعت ہے اس لئے یہ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ جو بنے ہوئے اخراجات ہیں اور جو کم نہیں ہو سکتے ان کو پورا کرنے کے لئے جو مجوزہ آمد ہے اس سے زیادہ آمد ہو تاکہ کسی وقت بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں میں سستی نہ پیدا ہو اور کام کو نقصان نہ پہنچے ... میں اپنے ربِ کریم سے امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دے گا اور نہ ایک جگہ کھڑا رہنے دے گا بلکہ آگے ہی آگے بڑھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ ممکن ہے ہم تو اس کے عاجز بندے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۷۵ء)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام آباد و راولپنڈی

میں پلاٹس و بنگلہ جات کی فوری خرید و فروخت کے لئے

قریشی پراپرٹی سنٹر

K,82 ظفر الحق روڈ راولپنڈی

سے رجوع کریں

حضرت حکیم نظام جان کا

مشہور دواخانہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ

فون نمبر ۷۲۸۴۴

ربوہ ○ بالمقابل ایوانِ محمود فون ۶۳۸

نگران

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

رجسٹرڈ درجہ اول

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائدین اضلاع جملہ مجالس کی سالانہ تربیتی کلاس از ۲۷ اپریل تا ۱۱ مئی ۱۹۷۹ء کیلئے خصوصی کوشش فرمائیں۔ (مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)